# حضرت خواجہ عزیزان علی رامتینی قدس سرہُ العزیز

قطب دوراں

## نام ونسب:

آپ کا اسم گرامی علی اور لقب عزیزاں ہے کیونکہ آپ خود کو دورانِ گفتگو عزیزاں کہا کرتے تھے۔ پیدائش بخارا سے دو فرسنگ کے فاصلے پر قصبہ رامتین میں ہوئی آپ صنعت بافندگی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ جامی قدس سرہ نے نفحات میں لکھا ہے کہ میں نے بعض اکابر سے یوں سنا کہ حضرت جلال الدین رومی کے درج ذیل شعر آپ کی طرف اشارہ کرتے ہیں:

گر نہ علم حال فوق قال بودے کے شدے

بندہ اعیان بخارا خواجہ نساج را

ترجمہ: ''علم حال اگر علم قال سے بہتر نہ ہوتا تو سرداران بخارا خواجہ نساج کے خادم کب بنتے''

## باطنی انتساب:

حضرت خواجہ محمود انجیر قدس سرہ نے اپنے آخری ایام میں خلافت وسجادہ نشینی آپ کے سپرد کی۔ آپ قطب وقت اور صاحب کمالات وکرامات بزرگ تھے۔

## شیخ سمنانی کے تین سوال:

شیخ علاؤالدین سمنانی قدس سرہ آپ کے ہم عصر تھے اُنہوں نے آپ کے ایک درویش کو آپ کی خدمت میں بھیج کر تین سوال پوچھے۔

☆ .....اول یہ کہ آپ اور میں آنے جانے والوں کی خدمت کرتے ہیں۔ آپ کا دسترخوان سادہ ہوتا ہے اور میرا پُر تکلف مگر لوگ آپ سے راضی ہو کر تعریف کرتے ہیں اور میرے شاکی ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ احسان رکھ کر خدمت کرنے والے بہت ہیں اور ان کا احسان اپنے اوپر رکھ کے خدمت کرنے والے کم ہیں۔ پس کوشش کیجئے کہ دوسری قسم والے لوگوں میں آپ کا شمار ہو۔

☆ ......دوسرا سوال یہ تھا کہ میں نے سنا ہے کہ خواجہ خضر علیہ السلام نے آپ کی تربیت کی ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا حق تعالیٰ سبحانہ کے عاشق ہوتے ہیں خواجہ خضران کے عاشق ہیں۔

☆ ......تیسرا سوال یہ تھا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ ذکر جہر کرتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا کہ میں نے بھی سنا ہے کہ آپ ذکر خفی کرتے ہیں پس آپ کا ذکر بھی جہری ہوا۔

## مثل عزیزاں:

ایک روز حضرت عزیزاں کے پاس ایک عزیز مہمان آیا۔ گھر میں کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ آپ بہت دلگیر ہوئے اور گھر سے نکلے۔ اچانک ایک طعام فروش لڑکا جو آپ کے معتقدین میں سے تھا ایک دیگ طعام سے بھری ہوئی سر پر اٹھائے ہوئے آ پہنچا۔ اس نے التجا کی کہ میں نے یہ کھانا آپ کے خادموں کیلئے تیار کیا ہے۔

امیدوار ہوں کہ آپ قبول فرمائیں گے۔ حضرت عزیزاں کو یہ خدمت بہت پسند آئی۔ جب آپ مہمان کو کھانا کھلا چکے تو لڑکے کو بلا کر کہا ہم تیری اس خدمت سے بہت خوش ہیں۔۔ اب تیری جو مراد ہے ہم سے مانگ۔ انشاءاللہ پوری ہو جائے گی۔ لڑکا نہائیت عقلمند اور ہوشیار تھا۔ بولا میں چاہتا کہ یہ خواجہ عزیزاں بن جاؤں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ تو نہائیت مشکل ہے۔ اس بھاری بوجھ کے اٹھانے کی تجھ میں طاقت نہیں ہے۔ لڑکے نے عرض کیا میری مراد تو یہی ہے۔ اس کے سوا کوئی آرزو نہیں۔ تب حضرت نے فرمایا اسی طرح ہو جائے گا۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر خلوت خاص میں لے گئے۔ اور اس پر توجہ ڈالی۔ وہ لڑکا تھوڑی سی دیر میں صورت و سیرت میں بعینہ مثل عزیزاں بن گیا۔ اس کے بعد وہ کم و بیش چالیس روز زندہ رہا پھر انتقال کر گیا۔

## تصرف باطنی کی برکت:

حضرت عزیزاں نے جب خوارزم کا قصد کیا اور اس شہر کے دروازے پر پہنچ گئے تو وہاں رک گئے۔ آپ نے درویشوں کو بادشاہ کے پاس بھیجا کہ اجازت لے کر آؤ اور اگر اجازت مل جائے تو اجازت نامہ مہر و دستخطی اس کا لیتے آنا۔

جب درویش بادشاہ کے پاس گئے اور مدعا عرض کیا تو وہ اپنے ساتھیوں سمیت ہنسنے لگا کہ کس قدر سادہ اور نادان انسان ہے اور مذاق میں ہی اجازت نامہ مہری و دستخطی درویشوں کے حوالے کر دیا۔ وہ یہ اجازت نامہ حضرت عزیزاں کے پاس لائے۔ آپ نے قدم مبارک شہر میں رکھا اور گوشہ نشین ہو کر بطریق خواجگان اپنے اذکار میں مشغول ہو گئے۔

آپ ہر روز صبح کے وقت مزدور گاہ جاتے اور ایک دو مزدوروں کو اپنے مکان پر لے جا کر فرماتے کے پورا وضو کرو۔ اور نماز عصر تک باوضو ہمارے پاس رہو اور ذکر کرو۔ بعد ازاں اپنی مزدوری لے کر چلے جاؤ۔

مزدور بہت خوشی سے ایسا کرتے اور نماز عصر تک آپ کی صحبت میں رہتے۔ مگر جو مزدور ایک دن اس طرح آپ کے پاس آتے۔ آپ کی صحبت کی برکت اور آپ کی تاثیر و تصرف باطنی سے ان میں یہ وصف پیدا ہو جاتا کہ آپ کی خدمت سے جدائی گوارا نہ کرتے۔ کچھ مدت کے بعد وہاں کے لوگ آپ کے مرید بن گئے۔

رفتہ رفتہ کسی نے بادشاہ کو خبر کر دی کہ اس شہر میں ایک شخص آیا ہے۔ اکثر لوگ اس کے مرید ہوگئے ہیں۔ اندیشہ ہے کہ اس کے سبب سے ملک میں فتنہ وفساد پیدا ہوجائے کہ جس کا انسداد ممکن نہ ہو۔ بادشاہ نے اس وہم میں آ کر حضرت عزیزاں کے اخراج کا حکم دیا۔ آپ نے وہی درویشوں کے ہاتھ اجازت نامہ بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا کہ ہم تمہارے شہر میں تمہاری اجازت ومصلحت سے آئے ہیں۔ اگر تم اپنے حکم کے خلاف کرتے ہو تو ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں۔ اس پر بادشاہ اور ارکان دولت بہت شرمندہ ہوئے اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر محبین و مخلصین میں سے ہوگئے۔

## ارشادات عالیہ:

۱۔ جب حضرت عزیزاں سے پوچھا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے اپنی صنعت [بافندگی] کے مناسب جواب دیا کہ توڑنا اور جوڑنا۔ یعنی ماسوا سے توڑنا اور حق تعالیٰ سے جوڑنا۔

۲۔ سالکان طریقت کو ریاضت ومجاہدہ بہت کرنا چاہیے تاکہ وہ کسی مرتبہ ومقام پر پہنچ جائیں۔ لیکن ایک راستہ ان سب سے نزدیک ہے وہ یہ ہے کہ سالک خلق خدمت کے ذریعے کسی صاحب دل کے دل میں جگہ پائے۔ چونکہ اس گروہ کا دل نظر حق کا مرکز ہے اس لئے سالک کو اس نظر سے حصہ مل جائے گا۔

۳۔ ایسی زبان سے دعا کرو جس سے گناہ نہ کیا ہو تاکہ وہ دعا درجہ قبولیت پائے یعنی دوستان خدا کے آگے تواضع اور التجاء کرو کہ وہ تمہارے واسطے دعا کریں۔

۴۔ دو وقتوں میں اپنے آپ پر کڑی نگاہ رکھو گفتگو کرتے وقت اور کھانا کھاتے وقت۔

۵۔ کسی درویش نے آپ سے پاچھا کہ بالغ شریعت کون ہے اور بالغ طریقت کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ بالغ شریعت وہ ہے کہ جس سے مادہ تولید نکلے اور بالغ طریقت وہ شخص ہے جو خودی سے نکل جائے۔

۶۔ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میرے حال پر توجہ فرمایا کیجئے آپ نے فرمایا کہ بازار جاؤ اور ایک لوٹا خرید کر ہمیں تحفہ کر دو اس نے تعمیل ارشاد کی آپ نے فرمایا کہ جب میری نظر اس لوٹے پر پڑے گی تو تُو بھی میرے پیش نظر ہو جایا کرے گا۔

۷۔ ایک روز شیخ فخر الدین نوری نے حضرت عزیزاں سے سوال کیا کہ روز ازل جب ''**الست بربکم**'' کے سوال کے ساتھ سوال ہوا تو ایک گروہ نے لفظ ''**بلیٰ**'' کے ساتھ جواب دیا۔ مگر روز ابد میں جب اللہ ''**لمن الملک الیوم**'' کہے گا تو کوئی جواب نہ دے گا۔ اس کا سبب کیا ہے؟

آپ نے فرمایا روز ازل تکالیف شرعیہ کی دفع کا دن تھا اور شرع میں گفت ہوتی ہے۔ مگر روز ابد تکالیف شرعیہ کے اٹھا دینے اور ابتدائے عالم حقیقت کا دن ہے۔ اور حقیقت میں گفت نہیں ہوتی۔ اس لئے اللہ خود ہی جواب دے گا۔ ''**اللہ الواحد القہار**''

## خلفاء:

حضرت خواجہ کے مشہور خلفاء یہ ہیں:

(۱) بابا محمد سماسیؒ (۲) خواجہ خوردؒ (بڑے فرزند) (۳) خواجہ ابراہیمؒ (چھوٹے فرزند)

(۴) خواجہ محمد کلاہ دوزؒ (۵) محمد صلاحؒ (۶) محمد باوردیؒ

## وصال مبارک:

آپ ۱۳۰ برس کی عمر میں بروز پیر ۲۸ ذیقعد ۷۱۵ھ کو اس دارِ فانی سے رخصت ہوئے۔